ابو سعید حنیف احمد محمود۔ برطانیہ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر برائے واقفینِ نو/ واقفاتِ نو

وقت 5-7 منٹ

ہم واقفینِ / واقفاتِ نو اچھے مقرر کیسے بن سکتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي o وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي o وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي o يَفْقَهُوا قَوْلِي o (طٰہٰ:26-29)

اے میرے رب! میرا سینہ میرے لئے کشادہ کردے۔ اور میرا معاملہ مجھ پر آسان کردے۔ اور میری زبان کی گرہ کھول دے۔ تاکہ وہ میری بات سمجھ سکیں۔

ہیں اور بھی دنیا میں سُخن ور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے اندازِ بیاں اور

معزز سامعین! آج مَیں "ہم واقفینِ / واقفاتِ نو اچھے مقرر کیسے بن سکتے ہیں؟" پر تقریر کرنے جارہا ہوں۔

خیالات کے اظہار کے لئے قدرت نے انسان کو فصاحت وبیان کا ملکہ عطا فرما رکھا ہے۔
سامعین کو اپنے خیالات سے متاثر کرکے اُن کے دلوں پر فتح پانے کا نام تقریر ہے۔
ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔
الرَّحْمٰنُ o عَلَّمَ الْقُرْآنَ o خَلَقَ الْإِنْسَانَ o عَلَّمَهُ الْبَيَانَ o (الرحمٰن:2-5)
کہ وہ رحمن (خدا) ہی ہے جس نے قرآن سکھایا۔ اُس نے انسان کو پیدا کیا اور اُسے فصاحت وبیان بخشا۔
حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔
اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً وَّاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا

(الامر بالمعروف والنھی عن المنکر باب ما یقراء من الھجاء والرقیق من الشعر)

کہ بعض شعر نہایت پُر حکمت ہوتے ہیں اور بعض بیان تو سراسر جادو ہوتے ہیں۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔
"عمدہ تقریر خوش الحانی سے کی جائے تو اس کا بھی اثر ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 50)

اِس دورِ آخرین میں الٰہی منشاء کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی عالمگیر اشاعت کے لیے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ جس کی ترویج قلم و تحریر اور بیان و تقریر جیسے اہم ترین ذرائع سے بآسانی ہوسکتی ہے اور ان کی مدد سے ہم اسلام کی حسین تعلیمات کو دنیا بھر میں پھیلانے کے مشن میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ ہمارے لیے ضروری ہے کہ قرآن کریم کی تعلیمات اور دین کے کمالات کو دوسروں تک پہنچانے کے لیے تحریر کے ساتھ ساتھ تقریر کے فن میں بھی کمال حاصل کریں۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔
"میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کردیں گے ... سوا ے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔"
(تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409-410)

پیارے واقفینِ نو بچو! حضرت میر محمد اسحاق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جو قوم سٹیج پر قابض ہو جاتی ہے، دنیا میں غلبہ پاتی ہے۔

تقریر کرنا ایک فن ہے اور ہر ایک کے اندر یہ جوہر ضرور ہوتا ہے، کم ہو یا زیادہ۔ اچھا مقرر ہونا خداداد صلاحیت ہے لیکن جس طرح اچھا ڈاکٹر، سائنسدان، کھلاڑی یا ہنر مند بننے کے لئے قدرتی صلاحیت کے باوجود محنت کرنی پڑتی ہے اسی طرح اچھا مقرر بننے کے لئے بہت محنت اور کوشش درکار ہوتی ہے۔ پس محنت سے فنِ تقریر میں کمال حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اپنے اندر سچی لگن، جوش اور جذبہ پیدا کریں، کسی مرحلہ پر بھی نہ گھبرائیں، قدم بقدم بڑھتے جائیں، کسی کے مذاق یا تمسخر سے دل چھوٹا نہ کریں۔ انسان آہستہ آہستہ ہی ترقی کرتا ہے، یہی لوگ بعد میں آپ کو داد دیں گے، یاد رکھیں اپنے وقت کے بڑے بڑے مقررین بھی شروع میں گھبراہٹ کا شکار ہوتے تھے، یقیناً مشق اور محنت سے آپ اچھے مقرر بن سکتے ہیں۔

تقریر ایک قسم کی گفتگو ہے، جس طرح گفتگو کرتے ہوئے آدمی گھبراتا نہیں اسی طرح مقرر اگر یہ سمجھے کہ مَیں گفتگو کر رہا ہوں، ایک موضوع پر بات ہو رہی ہے، تسلسل قائم ہو اور توازن سے بولتا جائے تو یہی تقریر ہے، زنجیر اور تقریر ایک سی حالت رکھتی ہیں۔

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اُس نے کہا
مَیں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

اپنی خامیاں دور کرنے کے لئے اچھے مقررین کو سنیں، ان کے لب و لہجے، آواز کے اُتار چڑھاؤ کو سمجھیں، مواد، آغاز، استدلال، اختتام اور انداز پر غور کریں۔ لیکن یاد رکھیں نقل کرنے کی کوشش نہ کریں ہر مقرر کا اپنا اندازِ بیان ہوتا ہے۔ آپ اپنا علیحدہ انداز اپنائیں۔

ہیں اور بھی دنیا میں سُخن ور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے اندازِ بیاں اور

کامیابی کے لئے دعا کرنا

حضرات! تقریر کی کامیابی کے لئے جہاں غور و فکر، مواد اکٹھا کر کے اُس کو بہترین ترتیب دینا اور مناسب تیاری ضروری ہے وہاں دعا کو اختیار کرنا بھی بے حد ضروری ہے۔ قرآن کریم نے زبان میں تاثیر پیدا ہونے کی دعا یہ سکھلائی ہے۔ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۔ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۔ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۔ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ (طٰہٰ:26-29) کہ اے میرے رب! میرا سینہ کھول دے اور جو فرض مجھ پر ڈالا گیا ہے اس کو پورا کرنا میرے لئے آسان کر دے اور اگر میری زبان میں کوئی گرہ ہو تو اُسے بھی کھول دے۔ (حتیٰ کہ) لوگ میری بات آسانی سے سمجھنے لگیں۔ اِس دعا میں جہاں مقرر اپنے لئے انشراحِ صدر اور زبان کی گرہ کُھلنے کے لئے دعا کرتا ہے وہاں يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ میں مدّ مقابل حاضرین کے لئے دعا کرنے کو کہا گیا ہے کہ وہ میری گزارشات کو بآسانی سمجھ بھی لیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”تقریر کے لئے اثر پیدا کرنا اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔“

(الحکم 7 فروری 1910 صفحہ 7)

تقریر تیار کرنے کا طریق

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مرحومہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ تحریر فرماتی ہیں:

”تقریر کرنا آپ (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) نے خود سکھایا۔ جب آپ نے مجھ سے جلسہ سالانہ پر تقریر کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو مَیں نے عرض کیا کہ آپ لکھ دیں مَیں پڑھ دوں گی۔ فرمایا اس طرح تمہیں کبھی تقریر کرنی نہیں آئے گی۔ اس موضوع پر مَیں تمہارے سامنے تقریر کرتا ہوں تم غور سے سنو، ضروری حوالہ جات وغیرہ نوٹ کرو، پھر انہی کی مدد سے تقریر کرو، مَیں سنوں گا۔“

(الفضل 25 مارچ 1966ء صفحہ 3)

اے فضل عمر! تیرے اَوصاف کریمانہ
یاد آ کے بناتے ہیں ہر روح کو دیوانہ
ڈھونڈیں تو کہاں ڈھونڈیں پائیں تو کہاں پائیں
سلطانِ بیاں! تیرا اندازِ خطیبانہ

سامعین! محمد سعید احمد صاحب انجینئر لکھتے ہیں کہ ایک بزرگ اور شفیق استاد کی تحریک کہ ”احمدی بچوں کو اچھا مقرر بننا چاہئے“ پر مَیں نے جماعت کے اجل بزرگ اور نامور مقرر مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری کی خدمت میں حاضر ہو کر تقریر لکھنے کی درخواست کی تو آنمحترم نے جواب دیا کہ تقریر تم خود لکھو خواہ دس سطریں ہی لکھو، مَیں ضرورت کے مطابق تصحیح کر دوں گا مگر تقریر تم خود لکھو گے۔ لکھتے ہیں کہ مولانا صاحب نے یہ بات اِس وقار، جذبہ اور محبت سے کہی کہ مَیں بظاہر ناکام لوٹا، مگر ساری زندگی کے لئے نصیحت ہوگئی۔ بعد میں خاکسار نے بے شمار تقریریں کیں مگر کسی سے لکھوانے کی ضرورت نہ پڑی۔

(گمنام وبے ہنر صفحہ 12)

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پَر نہیں، طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

تقریر کی تیاری کرنا

اے واقفینِ نو بچو و بچیو! سب سے پہلے تقریر کا انتخاب کرلیں تو حاضرین کی سمجھ، عمر اور تقریر کے وقت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تقریر تیار کریں اور کوشش کریں کہ تقریر کو زبانی یاد کرلیں یا بچوں کو زبانی یاد کروادیں۔ اس کے لئے تقریر کو موبائل وغیرہ میں ریکارڈ کرکے بچے سے کہیں کہ اِسے بار بار سن کر دہرائے، اس طرح ان شاء اللہ چند روز کی مشق سے بچہ کو درست تلفظ سے تقریر زبانی یاد ہو جائے گی۔ اس کے بعد بچہ اہلِ خانہ کے سامنے تقریر کی مشق کرے۔ مشق کرتے ہوئے ذہن میں یہ تصور رکھیں کہ آپ واقعی سامعین سے خطاب کر رہے ہیں۔ ایسا کرنے سے آپ کو حقیقی سامعین کے سامنے تقریر کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی۔ کہتے ہیں کہ تقریری مقابلہ میں اول آنے والے مقرر کو جب مبارک باد دی گئی تو مقرر نے بتایا کہ مَیں نے تقریر گو کسی سے لکھوائی تھی لیکن تقریر کی تیاری کرتے ہوئے مَیں نے اِسے چالیس سے زائد مرتبہ خود لکھا اور اس میں مناسب تبدیلیاں کیں اور یوں یہ انعام یافتہ تقریر وجود میں آئی۔ ایک مربّی صاحب نے کہا کہ یقیناً متاثر کن تقریر وہی ہوتی ہے جو مقرر کی ذاتی تخلیق ہو۔

خود اعتمادی مقرر کا بہترین ہتھیار اور وصف ہے۔ مقرر جتنا خود اعتمادی سے اپنی بات کا اظہار کرے گا سننے والے اتنے ہی زیادہ متاثر ہوں گے۔ توجہ اور محنت سے ہر شخص اپنے اندر یہ خوبی پیدا کر سکتا ہے۔ خوف کو دور کرنا اور خود اعتمادی کو پیدا کرنا صرف مشق سے ہی ممکن ہے۔ گھر میں بڑے آئینہ کے سامنے کھڑے ہو کر مشق کرنا بہتر ہوگا، کھلی جگہوں یا کھیتوں میں جاکر درختوں یا چیزوں کو سامعین سمجھتے ہوئے بلند آواز میں تقریر کی مشق کریں۔ تقریر کے مضمون کو بار بار دہرائیں، الفاظ کے متبادل استعمال کریں اس طرح الفاظ اور مضمون پر گرفت کرنی آجائے گی۔

اپنی تقریر کو اقتباسات اور اقوال سے مزیّن کرلیا کریں۔ اگر موضوع کی مناسبت سے واقعات مل جائے تو بہت اچھا ہے یہ دلوں پر اثر کرتے کرتے ہیں۔ واقعہ کا نتیجہ بھی مختصر بیان کریں۔

سامعین! تقریر میں تمہید بہت ہی مختصر رکھا کریں، فوری طور پر اپنے موضوع کے اندر اُتر جائیں، وقت کے لحاظ سے مضمون کو پھیلائیں، تقریر کو غیر ضروری طور پر لمبا نہ کریں، تقریر سادہ اور عام فہم ہو، اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ زمانہ سہولت اور آسانی کی طرف مائل ہو رہا ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تَکَلَّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِھِمْ

لوگوں سے ان کی عقل اور فہم کے مطابق کلام کیا کرو۔ (حدیث)

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو وعظ و نصیحت کرنے میں ناغہ کرتے تاکہ وہ اُکتا نہ جائیں۔ آپؐ کی تقریر نہایت فصیح و بلیغ، دلکش اور جوش سے بھری ہوتی تھی۔ بعض دفعہ خطبہ میں یہ جوش و جلال بھی دیکھا گیا کہ آنکھیں سرخ ہیں اور آواز بلند۔ جیسے کسی حملہ آور لشکر سے ڈرا رہے ہوں جو صبح یا شام حملہ آور ہونے والا ہے۔ ایک دفعہ صفاتِ الٰہیہ کے بیان کے وقت منبر آپؐ کے جوش کے باعث لرز رہا تھا۔

(مسلم کتاب الجمعہ باب الصلوۃ)

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ اور نماز میں میانہ روی اور اعتدال ہوتا تھا۔

(مسلم)

آپؐ ضروری اور اہم کو بار بار دہرایا بھی کرتے تھے تا سامعین کو بات بآسانی سمجھ آجائے۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔
”منطقیانہ طریق چھوڑ کر عارفانہ طریق کا پہلو اختیار کرنا چاہئے۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 425)

پھر فرمایا۔
”کلام کی عمدگی یہی ہے کہ وہ ہر قسم کے لوگوں کے مطابقِ حال ہو۔“

(ملفوظات جلد دہم صفحہ 304)

تقریر کا آغاز

سامعین! تقریر کے آغاز میں۔ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھا جائے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر قابلِ قدر اور اہم کام اگر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ بے برکت اور ناقص رہتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ہر قابلِ قدر گفتگو (تقریر) اگر خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بغیر شروع کی جائے تو وہ برکت سے خالی اور بے اثر ہوتی ہے۔
(حدیقۃ الصالحین حدیث 20 صفحہ 43)

مقابلہ جات کی تقاریر کا وقت چونکہ کم ہوتا ہے اس لئے صرف بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر بھی تقریر شروع کر سکتے ہیں۔
صدرِ محترم اور میرے عزیز بھائیو یا صدرِ ذی وقار اور حاضرینِ کرام، صدرِ محترم اور معزز سامعین موضوعِ سخن ہے یا آج مجھے اِس پُر وقار مجلس میں عنوان بتا کر یا فلاں موضوع پر تقریر کرنے کی سعادت مل رہی ہے۔ تقریر کے شروع میں عنوان ضرور بتائیں۔
تقریر کا آغاز دھیمے لہجے سے کیا جائے۔ آہستہ آہستہ آواز بلند کی جائے اور مناسب مقام پر جا کر جوشِ خطابت پیدا کیا جائے۔ اچھے مقرر کے لئے ضروری ہے کہ وہ تقریر کرتے ہوئے آواز کے اُتار چڑھاؤ کا خاص خیال رکھے اور بلا وجہ ہر فقرے کو بہت زیادہ بلند آواز سے اور جوش سے ادا نہ کرے۔ موضوع کے تقاضے کو پیشِ نظر رکھیں۔ بعض مقرر بہت تیز بولتے ہیں، بولتے وقت مناسب وقفہ ہو، دو جملوں کے دوران لمحے بھر کا وقفہ ہونا چاہئے۔ لہجہ فنِ تقریر میں بنیادی حیثیت کا حامل ہے۔ بناوٹ سے پرہیز کرنا چاہئے۔ تقریر کرتے وقت چاروں طرف حاضرین پر نظر ڈالنی چاہئے۔ مقرر کے الفاظ اور انداز کا آپس میں گہرا تعلق ہوتا ہے۔ سامعین پر مقرر کے بولنے کے انداز اور حرکات و سکنات کا بہت اثر ہوتا اس لیے غیر ضروری اشاروں سے گریز کریں۔ صدرِ مجلس، مہمانانِ گرامی یا سامعین کو غیر ضروری طور پر یعنی بار بار مخاطب کرنے سے اجتناب برتیں۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

سیف اندازِ بیاں بات بدل دیتا ہے
ورنہ دنیا میں کوئی بات نئی بات نہیں

ان امور کا بھی خیال رکھیں

تقریر کے وقت کا خیال رکھیں، تقریر میں مستند حوالہ جات کا ہونا ضروری ہے۔ تلفظ کی درستی کا خیال رکھا جائے۔ تلفظ تقریر کی جان ہے۔ الفاظ کو اچھے انداز سے ادا کرنا سیکھیں۔ تقریر میں کوئی ایسا لفظ استعمال نہ کریں جس کے تلفظ کی ادائیگی میں آپ کو دقت محسوس ہو۔ اچھے اشعار تقریر کو پُر جوش اور پُر اثر بنا کر چار چاند لگا دیتے ہیں، شعر کا ایک قدرتی حسن ہوتا ہے، کسی صاحبِ علم سے شعر کو شعر کی طرح پڑھنا سیکھ لیں تا کہ آپ سننے والوں کو مسرور اور سحر زدہ کر سکیں۔

اثر بھانے کا پیارے ترے بیاں میں ہے
کسی کی آنکھ میں جادو تری زباں میں ہے

تقریر کرتے ہوئے سیدھا کھڑا ہونا چاہئے اور گردن کو بھی بالکل سیدھا رکھیں۔ اگر لکھی ہوئی تقریر پڑھنی ہو تو تقریر آدھے صفحہ پر لکھیں تا کہ پڑھتے ہوئے گردن نہ جھکانی پڑے۔ تقریر کے دوران اگر بھول جائیں تو پریشان نہ ہوں۔ کوئی دوسرا پوائنٹ لے کر بات جاری رکھیں۔

آواز اور گلے کو صاف رکھنے کے لئے سادہ اُبلے ہوئے نیم گرم پانی میں ایک یا دو چمچ خالص شہد ملا مفید ثابت ہو گا اور گھبراہٹ دور کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

”جن میں خود اعتمادی کی کمی ہو یا پبلک میں تقریر کرنے کا خوف ہو اُنہیں لائیکوپوڈیم 200 (LYCOPODIUM) استعمال کرنی چاہئے۔“

(علاج بالمثل صفحہ 867)

انداز بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ اُتر جائے تیرے دل میں میری بات
سرِ منبر وہ خوابوں کے محَل تعمیر کرتے ہیں
علاج غم نہیں کرتے، فقط تقریر کرتے ہیں
جب کبھی آیا ہے گاتے ہوئے جھرنوں کا خیال
بات پھر آپ کے اندازِ بیاں تک پہنچی
بیاں کس منہ سے ہو وہ یار کی شیریں کلامی کا
زباں پر اپنی اب تک لذتِ تقریر پھرتی ہے

(اِس تقریر کی تیاری میں مکرم حافظ عبد الحمید صاحب کے ایک مضمون سے استفادہ کیا گیا ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ)

✡✡✡✡